مزارعت کی شرعی حیثیت

(۲)

محمد طاسین

قرآن حکیم اور مزارعت کے زیر عنوان قدرے تفصیل کے ساتھ جو کچھ اپنے علم و فہم کے مطابق عرض کیا گیا ہے، اس سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ قرآن کریم کی رو سے مزارعت کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

اب میں اس ہدایت و راہنمائی کو پیش کرنا چاہتا ہوں جو مزارعت کے متعلق احادیث نبویہ میں پائی جاتی ہے خصوصاً ان احادیث نبویہ میں جو اصطلاحاً مرفوع احادیث کہلاتی ہیں۔

احادیث نبویہ اور مزارعت۔

چونکہ مزارعت سے متعلق احادیث نبویہ میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے لہذا ان احادیث کو نقل کرنے سے پہلے اس اصولی ضابطے کا بیان ضروری ہے جو مختلف اور متعارض احادیث کے بارے میں علمائے اصول حدیث اور اصول فقہ نے تجویز کیا ہے اور جس سے اختلاف اور تعارض کو دور کرنے میں مدد ملتی ہے، وہ اصولی ضابطہ یہ ہے:

جب ایک مسئلہ سے متعلق احادیث میں اختلاف و تعارض پایا جاتا ہو بعض اس کے جواز اور بعض عدم جواز پر دلالت کر رہی ہوں تو سب سے پہلے سند و اسناد کے لحاظ سے ان کو دیکھا جائے، جو قوی ہوں ان کو اختیار کر لیا جائے اور جو ضعیف ہوں ان کو چھوڑ دیا جائے، اور اگر سند و اسناد کے لحاظ سے سب قوی اور برابر ہوں تو پھر یہ دیکھا جائے کہ جس مسئلہ سے متعلق یہ مختلف احادیث ہیں اس میں نسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو پھر لفظی و معنوی قرائن اور داخلی و خارجی شواہد سے یہ پتہ چلایا جائے

کہ ان میں سے کونسی احادیث بلحاظ زمانہ پہلے اور کونسی بعد کی ہیں، چنانچہ جن کے متعلق ثابت ہوجائے کہ وہ پہلے کی ہیں ان کو منسوخ اور جو بعد کی ہوں ان کو ناسخ سمجھا جائے اور پھر منسوخ کو چھوڑ دیا اور ناسخ کو لے لیا جائے، اور اگر کسی طریقہ سے تقدم و تأخر کا پتہ نہ چلتا ہو تو پھر یہ دیکھا جائے کہ وجوہ ترجیح کی بنا پر ان میں سے بعض کو بعض پرترجیح دی جاسکتی ہے یا نہیں ؟ اصول حدیث کی بعض کتابوں میں وجوہ ترجیح پچاس اور بعض میں اس سے بھی زیادہ لکھی ہیں، چنانچہ اگر ترجیح دی جا سکتی ہو یعنی بعض میں دوسری بعض کے بالمقابل وجوہ ترجیح زیادہ پائی جاتی ہوں تو جن احادیث میں وجوہ ترجیح پائی جاتی ہوں ان کو راجح قرار دے کر اختیار کرلیا جائے اور جن میں نہ پائی جاتی یا کم پائی جاتی ہو ان کو مرجوح قرار دے کر چھوڑ دیا جائے، اور اگر ان میں سے بعض کو بعض پر ترجیح بھی نہ دی جاسکتی ہو تو پھر یہ دیکھا جائے کہ ان کے مابین جمع و تطبیق کی کوئی صورت پیدا ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ یعنی کسی معقول تاویل سے ان کے درمیان مطابقت اور موافقت کی کوئی شکل نکل سکتی ہے یا نہیں، اگر کوئی ایسی شکل نکل سکتی ہو تو اس سے کام لیا جائے اور تطبیق پیدا کردی جائے، اور اگر جمع و تطبیق کی بھی کوئی صحیح صورت ممکن نہ ہو تو پھر ان متعارض احادیث کو ترک کرکے قول صحابی اور قیاس کی طرف رجوع کیا جائے، اگرچہ اس کی نوبت بہت کم آتی ہے کیونکہ عموماً پہلے تین طریقوں سے ہی تعارض رفع ہوجاتا ہے۔

یہاں یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ متعارض احادیث سے تعارض کو رفع کرنے کے لئے میں نے جو اصولی ضابطہ جس ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہے یعنی پہلے نسخ، پھر ترجیح، پھر تطبیق اور پھر ترک و توقف، یہ ترتیب وہ ہے جو علامہ ابن الھمام نے اپنی کتاب التحریر فی الاصول میں بیان کی ہے، ورنہ دوسرے علماء اصول خصوصاً شافعیہ کے نزدیک یہ ترتیب مختلف ہے اکثر

کے نزدیک پہلے جمع و تطبیق، پھر نسخ، پھر ترجیح اور پھر توقف ہے، بعض کے نزدیک پہلے ترجیح پھر تطبیق پھر نسخ اور پھر توقف ہے اور بعض کے نزدیک پہلے ترجیح، پھر نسخ، پھر جمع و تطبیق اور پھر توقف ہے، ہر ایک نے اپنی اختیار کردہ ترتیب کے حق میں دلائل پیش کئے ہیں جو اس علم کی بڑی کتابوں میں مذکور ہیں جو چاہے وہاں دیکھ سکتا ہے، یہاں میرے پیش نظر جو مقصد ہے چونکہ اس کا دارومدار کسی خاص ترتیب پر نہیں بلکہ مذکورہ ترتیبوں میں سے جو بھی ہو اس کے لئے برابر ہے لہذا میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ ان ترتیبوں میں سے کونسی ترتیب زیادہ صحیح ہے۔

اب میں مزارعت و مخابرت کے متعلق ان مرفوع احادیث کو نقل کرتا ہوں جو مختلف صحابہ کرام سے مروی اور حدیث کی مختلف کتابوں میں مذکور ہیں، بعد میں ان احادیث کا اس اصولی ضابطے کی روشنی میں جائزہ لیا جائے گا جو رفع تعارض کے سلسلہ میں اوپر عرض کیا گیا ہے۔

جن صحابہ کرام سے وہ مرفوع احادیث مروی ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت علی، حضرت ابو سعید الخدری، حضرت زید بن ثابت، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت انس بن مالک، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ثابت بن الضحاک، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت رافع بن خدیج، ان حضرات سے مروی احادیث کسی ایک کتاب میں ایک جگہ مذکور نہیں بلکہ مختلف کتابوں میں متفرق طور پر مذکور ہیں، میں نے کوشش کی ہے کہ ہر صحابی کی بکھری ہوئی احادیث کو جمع کرکے یکجا بیان کردوں، ذیل میں ہر صحابی کی مروی احادیث بمعہ حوالہ اور ترجمعہ ملاحظہ فرمائیں!

سب سے پہلے حضرت جابرؓ بن عبداللہ کی احادیث ذکر کی جاتی ہیں کیونکہ اس باب میں ان کی احادیث بنیادی اور فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہیں اس لئے بھی کہ ان کا تعلق قبیلہ انصار سے ہے جن کی معیشت کا دارومدار زراعت پر تھا۔

احادیث حضرت جابر رض بن عبداللہ

(۱) عن جابر قال کانوا یزرعونہا بالثلث والربع والنصف، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا، اولیمنحہا فان لم یفعل فلیمسک ارضہ، ص ۲۱۷ ج ۳ - صحیح البخاری -

حضرت جابر رض سے روائیت ہے کہ لوگ زمین کاشت کیا کرایا کرتے تھے پیداوار کی تہائی، چوتھائی اور نصف پر، اس پر نبی صلعم نے فرمایا جس کی زمین ہو اسے وہ خود کاشت کرے یا بلامعاوضہ دوسرے کو دے دے، اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اپنی زمین کو اپنے پاس روک رکھے۔

(۲) عن جابر بن عبداللہ قال کان لرجال فضول ارضین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من کانت لہ فضل ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ، فان ابیٰ فلیمسک ارضہ، ص ۱۹۷ - ج ۱۰ - صحیح المسلم

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے صحابہ میں سے کچھ کے پاس فاضل زمین تھیں، تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا، جس کے پاس فاضل زمین ہے وہ خود اسے کاشت کرے یا پھر اپنے بھائی کو بلامعاوضہ کاشت کے لئے دے دے، پس اگر وہ اس کو نہیں مانتا تو اس زمین کو اپنے پاس روک رکھے۔

(۳) عن جابر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من کانت لہ ارض فلیزرعہا، فان لم یستطع ان یزرعہا و عجز عنہا فلیمنحہا اخاہ المسلم ولا یوا جرھا ایاہ، ص ۱۹۷ - ج ۱۰ صحیح المسلم۔

حضرت جابر سے روائیت ہے کہا، فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کے پاس زمین ہو وہ خود اسے کاشت کرے اور اگر وہ خود اس کو کاشت نہیں کرسکتا اور اس سے عاجز ہے تو پھر وہ اس کو اپنے مسلمان بھائی کو منحہ و عطیہ کے طور پر دے دے اور وہ اس کو معاوضے اور اجارے پر

(٤) عن جابر بن عبدالله، قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يوخذ للارض اجر او حظ، ص ١٩٧ - ج ١٠ - صحيح المسلم۔

له دے، حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے اس سے کہ لیا جائے زمین کے لئے نقد بدلہ یا پیداوار کا حصہ،

(٥) عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المخابرة قال عطاء فسرلنا جابر قال واما المخابرة فالارض البیضاء یدفعها الرجل الی الرجل فینفق فیها ثم یاخذ من الثمرة، ص ١٩٣ ج ١٠ - صحیح المسلم۔

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے مخابرہ سے منع فرمایا کہا عطاء نے حضرت جابر نے مخابرہ کی تفسیر فرماتے ہوئے فرمایا، مخابرت یہ ہے کہ ایک شخص اپنی سفید زمین دوسرے کو کاشت کے لئے دے اور دوسرا اس میں خرچ کرے پھر پہلا اس سے پھل و غلے کا ایک حصہ لے لے،

(٦) عن ابی الزبیر عن جابر قال، لمانزلت الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس. قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یذر المخابرة فلیؤذن بحرب من الله و رسوله، ص ٢٨٦ - ج - ٢ - المستدرک للحاکم۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روائیت کیا کہ جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوتے مگر اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو، تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا، جو شخص مخابرت کو نہیں چھوڑتا اس کو معلوم ہونا چاہئیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتا ہے،

(٧) عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من

عطاء نے حضرت جابر سے روائیت کیا کہ خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، نے اور فرمایا، جس کی زمین ہو وہ خود

كانت له ارض فليزرعها او ليزرعها ولا يوا جرها، نسائی، ابن ماجه، طحاوی ـ

اسے کاشت کرے یا دوسرے کو کاشت کے لیے دے دے اور اس کو اجرت اور معاوضے پر نہ دے،

(٨) عن جابر كنا نخابر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فنصيب من القصرى و من كذا و من كذا فقال النبى صلى الله عليه وسلم : من كانت له ارض فليزرعها او ليحرثها اخاه و الافليدعها، ص ١٩٩ - ج ١٠ ، صحيح المسلم

حضرت جابر سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں مخابرہ کرتے تھے پس پاتے تھے کچھ گھنڈیوں میں سے اور کچھ اس سے اور کچھ اس سے تو فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی زمین ہو وہ خود اس کو کاشت کرے یا پھر اپنے بھائی کو کاشت کے لئے دے دے ورنہ اس کو چھوڑ دے،

(٩) عن جابر بن عبدالله يقول كنا فى زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم نأخذ الارض بالثلث اوالربع بالماذيانات فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ذالك فقال من كانت له ارض فليزرعها فان لم يزرعها فليمنحها، اخاه فان لم يمنحها اخاه فليمسكها، ص ٢٠٠ - ج ١٠ - صحيح المسلم

حضرت جابر سے روایت ہے کہ کہ ہم رسول اللہ صلعم کے زمانے میں زمین لیتے تھے تہائی پر یا چوتھائی پر نالیوں کے کنارے کی پیداوار کے ساتھ، سو اس کے بارے میں رسول اللہ صلعم نے خطبہ دیا اور فرمایا: جس کی زمین ہو وہ خود اس کو کاشت کرے اور اگر وہ خود اس کو کاشت نہیں کرتا تو اپنے بھائی کو بلامعاوضہ دے دے اور اگر اپنے بھائی کو بلا معاوضہ نہیں دیتا تو پھر اس کو اپنے پاس روک رکھے،

(١٠) عن ابى الزبير انه

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ اس نے

سمع جابرا يقول : كنا نخابر قبل ان ينهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخبر بسنتين او ثلث على الثلث والشطر و شيئي من التبن فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم : من كانت له ارض فليحرثها فان كره ان يحرثها فليمنحها اخاه فان كره ان يمنحها اخاه فليدعها، ص ۳۴۹ - الدارمی۔

حضرت جابرسے یہ کہتے سنا کہ ہم مخابرت کا معاملہ کرتے تھے قبل اس کے کہ رسول اللہ صلعم نے مخابرہ سے روکا اور مخابرت کرتے تھے دوسال اور تین سال کے لئے، پیداوار کی تہائی پر اور نصف پر کچھ بھوسے کے ساتھ، تو رسول اللہ صلعم نےھمیں فرمایا، جس کی زمین ہو وہ خود اسے کاشت کرے، اور اگر اس کو خود کاشت کرنا ناگوار ہو تو اپنے بھائی کو یونہی استعمال کے لئے دے دے اور اگر اس کو یہ بھی ناگوار ہو تو پھر اس زمین کو یونہی چھوڑدے۔

ابو ہریرہ کی احادیث

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابى فليمسك ارضه، ص ۲۱۷ - ج ۳ - صحیح البخاری۔

حضرت ابوهریره سے روائیت ھے کہا، رسول اللہ صلعم نے فرمایا، جس کے زمین هو وہ خود اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی کو منحہ و عطیہ کے طور پر دے دے پس اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اپنی زمین کو اپنے پاس روک لے،

عن ابی هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة،
ص ۲۰۱ - ج ۱۰ - صحیح المسلم

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ھے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنۃ سے،

حضرت علی رض کی حدیث

عن علی ان رسول الله

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی

صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن قبالۃ الارض بالثلث و الربع و قال اذا کان لاحدکم ارض فلیزرعھا او لیمنحھا اخاہ، ص ٢٨٣ ـ المسند لامام زید ـ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تہائی اور چوتھائی پیداوار پر زمین کا معاملہ کرنے سے، اور فرمایا جب تم میں سے کسی کی زمین ہو تو وہ خود اس کو کاشت کرے یا پھر اپنے بھائی کو منحہ کے طور پر بلامعاوضہ دےدے ،

حضرت ابو سعید الخدری کی حدیث

عن داؤد بن الحصین ، ان ابا سفیان اخبرہ انہ سمع ابا سعید الخدری یقول : نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ والمحاقلۃ و قال المزابنۃ اشتراء الثمر فی رؤس النحل والمحاقلۃ کراء الارض، ص ٢٠١ ج ١٠ ـ صحیح المسلم ـ

داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ اس کو ابوسفیان نے بتلایا کہ اس نے ابو سعید خدری سے سنا یہ کہ رسول اللہ صلعم نے مزابنہ اور محاقلہ سے روکا اور پھر کہا مزابنہ کا مطلب ہے کھجور کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو فروخت کرنا اور محاقلہ کا مطلب ہے زمین کو کرائے پر دینا ،

حضرت زید بن ثابت کی احادیث

عن زید بن ثابت قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المخابرۃ، قلت ما المخابرۃ ؟ قال ان تأخذ الارض بنصف او ثلث او ربع، ص ١٢٧ ـ ج ٢ سنن ابی داؤد ـ

حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مخابرت سے منع فامایا، میں نے پوچھا مخابرت کیا ہے ؟ تو زید بن ثابت نے کہا، تیرا زمین کو لینا پیداوار کے نصف یا تہائی یا چوتھائی پر،

عن ابن عمر عن زید بن

حضرت ابن عمر نے زید بن ثابت سے

ابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة، ص ٢٦٠ - ج ٢ شرح معانی آلاثار۔

اور انھوں نے رسول اللہ صلعم سے روائیت کیا، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ سے اور مزابنہ سے۔

حضرت عائشہ رض کی حدیث

عن عبداللہ بن عمر عن عائیشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی مسیر لہ فاذا ھو بزرع تہتز فقال لمن ھذا الزراع قالوا لرافع بن خدیج فارسل الیہ و کان اخذ الارض بالنصف او بالثلث فقال النظر نفقتک فی ھذہ الارض فخذھا من صاحب الارض وادفع الیہ ارضہ وزرعہ، ص ۳۰۳، ج ۲ الدارقطنی۔

عبداللہ بن عمر نے حضرت عائیشہ سے روائیت کیا کہ نبی صلعم اپنے ایک راستے گزرے کہ اچانک آپ کی نظر ایک لہلہاتی کھیتی پر پڑی، آپ نے پوچھا کس کی کھیتی ہے تو لوگوں نے کہا رافع بن خدیج کی، آپ نے اس کو بلوایا اور اس نے وہ زمین نصف یا تہائی پر لے رکھی تھی، فرمایا دیکھو جو تمھارا اس زمین میں خرچہ ہوا ہے پس وہ زمین والے سے لے لو، اور زمین و کھیتی اس کے حوالہ کردو۔

حدیث حضرت انس بن مالک

عن انس بن مالك قال نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمخاضرة والملامسة والمنابذہ والمزابنة ص ١٦٢ - ج ٢ - صحیح البخاری۔

حضرت انس بن مالک سے روائیت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، مناھذہ اور مزابنہ سے،

حضرت ثابت بن الضحاک کی حدیث

عن عبداللہ بن السائب

حضرت عبداللہ بن سائب نے روائیت

قال سألت عبدالله بن معقل عن المزارعة فقال اخبرنی ثابت بن الضحاك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزارعة، ص ۲۰۶ - ج ۱۰، صحیح المسلم -

کرتے ہوئے کہا کہ میں نے عبداللہ بن معقل سے مزارعت کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا مجھے خبر دی ثابت بن ضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا ،

حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص

عن سعد بن ابی وقاص قال کان الناس یکرون المزارع بما یکون علی الساقی و بما یسقی بالماء مما حول البئر، فنهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذالك وقال اکروها بالذهب و الورق، ص ۲۵۹ - ج ۲ - معانی الاثار للطحاوی -

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روائیت ہے کہا کہ لوگ کرائے پر دیا کرتے تھے کھیتوں کو بعوض اس پیداوار کے جو نالیوں کے کنارے اگتی اور جو کنویں کے ارد گرد کے پانی سے سیراب ہوتی تھی، پس رسول اللہ صلعم نے اس سے روکا اور فرمایا کہ سونے چاندی کے عوض کرائے پر دو،

حضرت عبداللہ بن عمر کی احادیث

نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما، قال عامل النبی صلی الله علیه وسلم خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر او زرع، ص ۲۱۲ - ج - ۳ - صحیح البخاری و صحیح المسلم -

نافع نے عبداللہ بن عمر سے روائیت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے معاملہ کیا غلے اور پھلوں کی پیداوار کے نصف پر،

عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب رضی الله عنهما، اجلی

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود اور نصاری

اليهود والنصارى من ارض الحجاز، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لماظهر على خيبراراد اخراج اليهود منها و كانت الارض حين ظهر عليها لله ولرسوله و للمسلمين و اراد اخراج اليهود منها فسألت اليهود رسول الله صلى الله عليه وسلم ليقرهم بها ان يكفوا عملها ولهم نصف الثمر، فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم نقركم بها على ذالك ماشئنا، فقروا بها حتى اجلاهم عمر الى تيماء و اريحاء، ص ٢١٦ - ج ٣ - صحيح البخارى

کو سرزمین حجاز سے جلاوطن کیا، اور یہ کہ رسول اللہ صلعم نے جب خیبر پر غلبہ پایا تو یہود کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا اور جب اس پر غلبہ پایا تو زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کی ہوگئی جب یہود کو نکالنا چاہا تو انہوں نے رسو اللہ صلعم سے درخواست کی کہ وہ ان کو وہیں ٹھہرنے دیں کاشتکاری و باغبانی کا سب کام وہ کریں گے اور اس کے بدلے ان کے لئے نصف پھل ہوگا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اچھا ہم تم کو اس پر ٹھہرنے دیتے ہیں جب تک ہم چاہیں گے چنانچہ وہ ٹھہرے رہے یہاں تک حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت میں ان کو مقام تیماء اور اریحاء کی طرف جلاءوطن کردیا،

عن عمرو بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول كنا لانرى بالخبر بأسا حتى كان عام اول فزعم رافع ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عنه و رواية ابن عينية فتركناه من اجله، ص ٢٠١ - ج ١٠ - صحيح المسلم -

عمرو بن دینار نے روائیت کیا یہ کہ اس نے ابن عمر سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم مخابرت میں کچھ حرج نہیں دیکھتے تھے یہاں تک کہ پہلہ سال تھا (غالباً حضورص کی وفات کا) کہ رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ نبی کریم صلعم نے اس سے منع فرمایا ہے (ابن عینیہ کی روائیت کے مطابق) پس ہم نے اس حدیث کی وجہ سے ترک کردیا،

عن نافع عن عبداللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ دفع الی یہود خیبر نخل خیبر و ارضہا علی ان یعتملو ھا من اموالھم ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ثمرھا ، ص ۲۱۲ - ج ۱۰ - صحیح المسلم ۔

نافع نے عبداللہ بن عمر سے روائیت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے خیبر کے باغات اور زمینیں یہود کو اس معاھدہ کے تحت دیں کہ وہ تمام کام خرچہ خود کریں گے اور پیداوار نصف رسول اللہ صلعم کے لئے اور نصف ان کے لئے ہوگی ،

احادیث حضرت عبداللہ بن عباس

قال عمرو قلت لطاؤس لو ترکت المخابرۃ فانھم یزعمون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھیٰ عنہ فقال ای عمرو انی اعطیھم و اعینھم، وان اعلمھم اخبرنی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینہ عنہ ولکن قال ان یمنح احدکم اخاہ خیرلہ من ان یأخذ علیہ خرجا معلوما ۔ ص ۲۱۲ - ج ۳ - صحیح البخاری

عمرو بن دینار نے کہا میں نے حضرت طاؤس سے یہ عرض کیا کہ کاش آپ مخابرہ کو چھوڑ دیتے کیونکہ کئی صحابہؓ کا یہ فرمانا ہے کہ نبی صلعم نے اس سے منع فرمایا ہے، تو طاؤس نے جواب میں کہا نہ میں اپنے مزارعین کو دیتا اور ان کی مدد کرتا ہوں اور یہ کہ ان صحابہ سے زیادہ علم والے نے مجھے بتلایا ہے یعنی ابن عباس نے کہ نبی صلعم نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا تم میں سے کسی کا اپنے بھائی کو یونہی بلا معاوضہ زمین دے دینا اس کے لئے بہتر ہے بنسبت اس کے کہ وہ اس پر کوئی متعین معاوضہ لے، بصورت نقد یا بصورت غلہ ،

عن ابن طاؤس عن ابیہ

ابن طاؤس نے اپنے باپ سے اور

عباس ان النبی صلی الله
ملم قال لان یمنح احد
اه خیر له من ان یأخذ
کذا و کذا لشئی معلوم
نال ابن عباس هو الحقل
بلسان الانصار المحاقلة،
۲ - ج ۱۰ صحیح المسلم۔

اس نے عبداللہ بن عباس سے روائیت کیا کہ نبی صلعم نے فرمایا: تم میں سے کسی کا اپنے بھائی کو مفت زمین دے دینا اس کے لئے بہتر نسبت ہے اس کے کہ وہ اس پر کسی متعین شے سے یہ یہ لے،

ن ابی القاسم عن ابن
ال اعطی رسول الله صلی
ه وسلم خیبر بالشطر ثم
ابن رواحة فقاسمهم، ص
ج ۲ ۔ طحاوی۔

ابو القاسم نے ابن عباس سے روائیت کیا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر نصف پیداوار پر دیا، پھر ابن رواحہ کو بھیجا اور اس نے پیداوار کو نصف، نصف تقسیم کیا،

ن طاؤس عن ابن عباس
ل الله صلی الله علیه وسلم
م المزارعة ولکن امر ان
مضهم ببعض، ص
ترمذی۔

طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس سے روائیت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے مزارعت کو حرام نہیں ٹھہرایا لیکن یہ حکم دیا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرمی برتیں،

عن ابن عباس ان النبی
له علیه وسلم لم یحرم
رض و لکنه امر بمکارم
ه، طبرانی۔

حضرت ابن عباس سے روائیت ہے کہ نبی صلعم نے کراء الارض کو حرام نہیں قرار دیا لیکن مکارم اخلاق کا ارشاد فرمایا،

احادیث حضرت رافع بن خدیج

عن رافع بن خدیج قال

حضرت رافع بن خدیج سے روائیت ہے

كنا اكثر اهل المدينة حقلاً وكان احدنا يكرى ارضه فيقول هذه القطعة لى وهذه لك فربما اخرجت ذه و لم تخرج ذه فنها هم النبى صلى الله عليه وسلم ص ٢١٣ - ج ٣ - صحيح البخارى

کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ کھیتوں والے تھے، ہم میں سے ایک اپنی زمین کرائے پر دیتا تو کاشتکار سے کہتا کہ زمین کا یہ ٹکڑا میرے لئے ہوگا اور یہ تیرے لئے پھر بسااوقات یہ ٹکڑا غلہ پیدا کرتا اور یہ نہ کرتا لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک دیا ،

عن رافع بن خديج عن عمه ظهير بن رافع قال ظهير لقد نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن امركان بنا رافقا، قلت ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو حق، قال دعانى صلى الله عليه وسلم فقال ما تصنعون بمحاقلكم ؟ قلت نواجرها على الربع و على الاوسق من التمر و الشعير ، قال لاتفعلوا ازرعوها، او ازرعوها، او امسكوها، قال رافع قلت سمعا و طاعة، ص ٢١٦ ج ٣ - صحيح البخارى -

حضرت رافع بن خدیج نے اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روائیت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے ہمیں روک دیا ایسے معاملے سے جو ہمارے لئے فائدہ مند تھا، میں نے کہا جو رسول اللہ صلعم نے فرمایا وہی حق ہے، ظہیر نے کہا مجھے رسول اللہ صلعم نے بلوا کر پوچھا کہ تم اپنی کھیتوں کو کس طرح استعمال کرتے ہو؟ میں نے جواب میں عرض کیا کہ ہم ان کو اجارے پر دیتے ہیں بعوض چوتھائی پیداوار اور پیمانۂ وسق کے لحاظ سے چھوہاروں اور جو کی مقررہ مقدار پر، تو اس پر آپ صلعم نے فرمایا، تمہارے لئے تین ہی شکلیں جائز ہیں اول یہ کہ خود کاشت کرو، ثانی یہ کہ دوسرے کو مفت کاشت کے لئے دے دو، اور ثالث یہ کہ اپنے پاس بلاکاشت روک رکھو تو رافع نے سن کر کہا حضور

صلعم کا ارشاد سر آنکھوں پر،

عن سليمان بن يسار عن رافع بن خديج قال كنا نحاقل الارض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فنكريها بالثلث والربع والطعام المسمى فجاءنا ذات يوم رجل من عمومتى فقال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن امر كان لنانافعا، وطواعية الله و رسوله انفع لنا، نهانا ان نحاقل بالارض فنكريها على الثلث والربع والطعام المسمى و امر رب الارض ان يزرعها، او يزرعها و كره كراءها وما سوى ذالك، ص ۲۰۳ - ج ۱۰ - صحيح المسلم -

سلیمان بن یسار نے رافع بن خدیج سے روائیت کیا کہ ہم محاقلے پر دیا کرتے تھے زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وہ اس طرح کہ زمین کرائے پر دیتے تھے بعوض تہائی اور چوتھائی پیداوار اور مقررہ مقدار غلہ کے، پس ایک دن میرے چچاؤں میں سے ایک آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ہمیں ایسے کام سے روک دیا ہے جو ہمارے لئے نفع بخش تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہمارے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے آپ نے ہمیں زمین کو معاملہ محاقلہ پر دینے سے روک دیا یعنی اس سے کہ ہم زمین کو دیں تہائی اور چوتھائی اور غلے کی مقررہ مقدار پر، اور آپ نے حکم دیا کہ زمین والا خود اس کو کاشت کرے یا دوسرے کو بلامعاوضہ کاشت کے لئے دے دے اور اس پر ہر قسم کے معاوضے کو ناجائز بتلایا،

عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له ارض فليزرعها او يزرعها اخاه و لايكريها بالثلث

حضرت رافع بن خدیج سے روائیت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کی زمین ہو وہ خود اس کو کاشت کرے یا اپنے بھائی کو مفت کاشت کے لئے دے دے اور اس

ولا بالربع ولا بطعام مسمّى، ص ٢٠٦ - ج ٢ - طحاوی۔

کو پیداوار کی تہائی پر دے اور نہ چوتھائی پر اور نہ غلے وغیرہ کی مقررہ اور متعین مقدار پر '

عن حنظلة بن قيس انه سأل رافع بن خديج عن كراء الارض بالذهب والورق فقال لاباس به، انما كان الناس يؤاجرون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم على الماذيانات و اقبال الجداول و اشياء من الزراع فيهلك هذا ويسلم هذا ويسلم هذا و يهلك هذا فلم يكن للناس كراء الاهذا فلذالك زجر عنه فاما شيئى معلوم مضمون فلاباس به، ص ٢٠٦ - ج ١٠ صحيح المسلم۔

حنظلہ بن قیس سے روائیت ہے کہ اس نے رافع بن خدیج سے سونے چاندی کے عوض کراءالارض کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کچھ حرج نہیں اور پھر کہا کہ رسول اللہ صلعم کے زمانے میں لوگ زمین اجارے پر دیا کرتے تھے بعوض اس پیداوار کے جو نالیوں کے سروں اور کناروں پر اگتی اور جو زمین کے بعض خاص حصوں میں پیدا ہوتی تھی، پھر کبھی ایسا ہوتا کہ ایک جگہ کی کھیتی برباد ہوجاتی اور ایک جگہ کی بچ جاتی اور لوگوں کے لیئے معاوضے کے سوائے اس کے اور کوئی شکل نہ تھی لہذا اس وجہ سے اس سے روکا، لیکن جب شے معلوم ہو اور اس کی ضمانت ہو تو کچھ مضائقہ نہیں '

عن ابی النجاشی مولیٰ رافع بن خديج قال سألت رافعا عن كراء الارض فقلت ان لی ارضا اكريها ؟ فقال رافع لاتكرها بشيئی فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من

رافع بن خدیج کے غلام ابو النجاشی سے روائیت ہے کہ میں نے رافع سے کراءالارض کے متعلق پوچھا اس طرح کہ میری ایک زمین ہے کیا میں اس کو کرائے پر دے سکتا ہوں تو انہوں نے جواب میں فرمایا کسی شے کے عوض کرائے پر نہ دو کیونکہ میں

، ارض فليزرعها، فان لم
فليزرعها اخاه، فان لم
دعها ، فقلت له أرائيت
كته و ارضي، فان
م بعث الى من التبن
أخذ منها شيأ ولاتبناً،
لم اشارطه انما اهدي
قال لاتأخذ منه شيئا۔
۔ ج ١٥ ۔ بلوغ الامانی
مسند لاحم

نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ خود اس کو کاشت کرے، اگر خود نہیں کرتا تو اپنے بھائی کو یونہی کاشت کے لئے دےدے ورنہ اسے بلا کاشت چھوڑ دے، پھر میں نے پوچھا یہ بتلائیے کہ میں اس کو چھوڑدوں اور راضی ہوجاؤں، پس اس کو وہ کاشت کرے اور مجھے کچھ بھوسہ بھیج دے تو لے سکتا ہوں فرمایا بھوسا وغیرہ کچھ نہ لوست، پھر میں نے کہا میں نے اس سے کوئی شرط نہیں لگائی وہ مجھے محض ھدیۃً بھیج دیتا ہے تو فرمایا اس سے کچھ مت لو،

ن مجاهد عن رافع بن
ل نهى رسول الله صلى
وسلم ان تستأجر الارض
المنقودة او بالثلث او
ن ١١٦ ۔ ج ١٥ ۔ بلوغ

مجاھد نے رافع بن خدیج سے روائیت کیا، کہا منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے اس سے کہ زمین اجرت پر لی جائے بعوض نقد دراھم وغیرہ کے یا پیداوار کی تہائی یا چوتھائی کے،

ن عمر و بن دينار قال
ن عمر يقول سمعت رافع
ح يقول نهى رسول الله
عليه وسلم عن المزارعة،
۔ ج ٢، طحاوی۔

عمر و بن دینار سے روئیت ہے کہ میں نے ابن عمر سے سنا انھوں نے فرمایا میں نے رافع بن خدیج سے سنا اس نے کہا رسول اللہ صلعم نے مزارعت سے منع فرمایا،

ن سعيد بن المسيب عن

سعید بن مسیب نے رافع بن خدیج سے

رافع بن خدیج قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنة والمحاقلة وقال انما یزرع ثلاثة رجل له ارض فهو یزرعها و رجل منح ارضا اخاه فهو یزرع ما منح منها و رجل اکتریٰ بذهب او فضة، ص ٢٥٦، ج ٢ ـ طحاوی ـ

روائیت کیا اس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مزابنہ اور محاقلہ سے روکا ہے اور کہا صرف تین آدمی کاشت کرسکتے ہیں ایک وہ جس کی اپنی زمین ہو، اور دوسرا وہ جس کو اس کے بھائی نے منحہ کے طور پر زمین دی ہو وہ منحہ شدہ زمین کو کاشت کرے اور تیسرا وہ جس نے زمین سونے چاندی کے عوض کرائے پر لی ہو ،

عن ابن ابی نعم قال حدثنی رافع بن خدیج انه زرع ارضا فمر به النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یسقیها فسأله لمن الزرع ولمن الارض فقال زرعی ببذری و عملی لی الشطر و لبنی فلان الشطر فقال اربیت، فرد الارض علی اهلها و خذنفقتک، ص ٢٥٦، ج ـ ٢ طحاوی

ایضاً ابوداؤد

ابن ابی نعم سے روائیت ہے کہا مجھ سے رافع بن خدیج نے حدیث بیان کی کہ اس نے ایک زمین کو بویا، پس ایک دن رسول اللہ صلعم وهاں سے گزرے جبکہ وہ اس کو سینچ رها تھا، آپص نے پوچھا کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی، تو اس نے جواب دیا کھیتی میرے بیج اور عمل سے ہے، نصف پیداوار میرے لیئے ہوگی اور نصف بنی فلاں کے لئے، اس پر حضور نے فرمایا تم نے سودی معاملہ کیا، زمین اس کے مالکوں کو دے دو اور اپنا خرچہ لے لو ،

عن رفاعة بن رافع بن

رفاعہ بن رافع نے روائیت کیا کہ ایک

خديج ان رجلاً كانت له ارض
نعجز عنها ان يزرعها فجاءه
رجل فقال له هل لك ان ازرع
ارضك فما خرج منها من شيئي
كان بيني و بينك فقال نعم
حتى سأل رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال فاتى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فساله فلم
يرجع اليه شيا، قال فاتيت
ابابكر و عمر رضى الله عنهما
فسألتهما، فقالا ارجع اليه الثانية
فسالته فلم يرد على شيئا، فرجعت
اليهما فقالا انطلق فازرعها فانه
لو كان حراما نهاك قال فزرعها
الرجل حتى اهتز زرعه و اخضر
و كانت الارض على طريق رسول
الله، فمر بها يوما فابصر الزرع
فقال لمن هذه الارض، فقالوا
لفلان زارع فلانا فقال ادعوهما ـ
فجيا. قال فايتاه، فقال لصاحب
الارض ما انفق هذا فى ارضك
فرده عليه و لك ما اخرجت ارضك

شخص کے پاس زمین تھی جسے وہ خود
کاشت کرنے سے عاجز تھا، اس کے پاس
ایک دوسرا شخص آیا اور کہا کیا آپ
قبول کرتے ھیں کہ میں آپ کی زمین کاشت
کروں اور جو پیدا ہو وہ ھمارے درمیان
تقسیم ہوجائے اس نے کہا ٹھیک ہے لیکن
جب میں رسول اللہ صلعم سے پوچھ لوں
چنانچہ وہ رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور
اس کے متعلق پوچھا آپص نے اس کا کچھ
جواب نہ دیا، پھر وہ حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر کے پاس گیا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا
انہوں نے فرمایا تم دوبارہ حضور کی خدمت میں
جاؤ چنانچہ وہ دوبارہ گیا لیکن اس مرتبہ بھی
آپ نے کوئی جواب نہ دیا، پھر وہ شیخین رض
کے پاس گیا تو انھوں نے فرمایا جاؤ اور معاملہ
کرلو کیونکہ اگر یہ حرام ہوتا تو آپ ضرور
اس سے روکتے، پس اس زمین کو دوسرے
شخص نے بویا یہاں تک کہ کھیتی لہلہائی
اور سرسبز ہوئی اور یہ زمین رسول اللہ صلعم
کے راستے میں واقع تھی آپص ایک دن اس
کے پاس سے گزرے اور کھیتی دیکھی تو
پوچھا یہ کس کی ہے زمین ہے تو لوگوں نے

(ص ۱۷۶ - کتاب الاعتبار الحازمی) بتایا کہ فلاں کی زمین ہے اور اس نے فلا
کو مزارعت پر دے رکھی ہے۔ آپ ۔
فرمایا۔ دونوں کو میرے پاس بلاؤ، چنانہ
وہ دونوں آئے، تو حضور نے زمین والے ۔
فرمایا ۔ کاشتکار نے جو کچھ تیری زمین میں
خرچ کیا ہے اس کو دیدو اور زمین
تمام پیداوار تیری ہوگی۔

* *